

مولانا طباطبائی نے فرمایا ہے کہ دل کا تعلق تو سانس سے ہے، مگر جگر میں سانس کہاں؟ سانس پھیپھڑے میں ہوتا ہے، لیکن پھیپھڑا یا اس کا فارسی شش "یا عربی" ریه "تینوں غیر فیصح تھے، لہذا شاعر نے ان کی جگہ "جگر" رکھ لیا کہ محض اندرونِ شے کو بھی جگر کہتے ہیں۔

۴۔ مشرح : اے غالب! جن لوگوں کو پیشتر مجھ سے اتنی محبت تھی کہ میری جان کی قسم کھاتے تھے، وہ میرے جنازے پر نہ آنے کی قسم کھاتے ہیں، یعنی آنے سے انکار کر رہے ہیں۔

مطلب یہ کہ بیشتر افراد زندگی میں انسان سے انتہائی محبت کے باوجود مرنے کے بعد اس سے یکایک بیزار ہو جاتے ہیں۔ یہ عام تجربہ ہے، خصوصاً ہمارے دور میں، کیونکہ یہ دور سراسر مادہ پرست اور نفع باز ہے چونکہ مرنے کے بعد انسان سے بظاہر کوئی مادی فائدہ اٹھانا ممکن نہیں رہتا، اس لیے بے تعلقی اختیار کر لیتے ہیں۔ مرزا کے زمانے میں بھی عام حالت ایسی ہی تھی۔



۱۔ مشرح :
 میرا بے ہر محبوب
 شکوے کے نام سے
 خفا ہوتا ہے۔ وہ
 نہیں چاہتا کہ اس
 کے ظلم و جور بے اتفاقی
 اور تغافل کے بارے
 میں کچھ زبان پر لایا
 جائے۔ اتنی بات

شکوے کے نام سے بے ہر خفا ہوتا ہے
 یہ بھی مت کہہ کہ "جو کیسے تو گلا ہوتا ہے
 پر ہوں میں شکوے سے یوں راگ سے جیسے باجا
 اک ذرا چھڑیے پھر دیکھیے کیا ہوتا ہے
 گو سمجھتا نہیں پر حسنِ تلافی دیکھو
 شکوہ ہور سے سرگرم جفا ہوتا ہے